منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر امدہ منشور محمدؐ | توریت بلا تو ریہ انجیل بتجمیل | گویان صفت و سیرت پیمبر محمدؐ

اخبار جو ہر نیز است از دست ردوش

منشورِ محمدیؐ

چو منشور ظلمت زداد رجہان | زفضل خدا خیلی مشہور شد | ہمہ عند یا پواد راز و | بکنج عدم بار مستور شد | دلم گفت نا گہ بو صفش حنین | عیان سر خاتم ز منشور شد

نمبر ۳۳ | مطبوعہ ۲۵ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہی ایک دین سے نسبت | ہے حمد خدا قلم کی ملت
پا مین اس نے جود و زبانین | بیکار انہین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی | تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہے جو یہ چاک سینہ | ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہے کہ جسنے قبل آدم | آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکہا سر لوحۂ زبرجد | منشور رسالت محمد
اللہ اللہ اے پیمبر | صدقے جاے فصیح تجہہ پر
آغاز نے تجہسے پایا انجام | انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو نہین تہا | رب سے کوئی روبرو نہین تہا
ای تجہپہ درود اور مقرر | تیرے اصحاب و آل سب پر
ہے تیرہی فیض سے از آغاز | منشور محمدی یہ ممتاز
پرچہ ہے اک عجیب تمثال | اب ختم ہوا ہے بارہوان سال
جوبن پر اس سے یہ جوانی | ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال | اس چودہ صدیمین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہے ناشکیبی | ظاہر ہے اسکی دلفریبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا پڑہکر | راہب قسیس اہل صلبان
آمادہ ہے غیر دین سے رد پر | نازان ہے بہت تری مدد پر
امت ترے یہی ہے امید | رکہیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکارے | ای مومنوای نبی کے پیارے
دیکہو مرے مہتمم کی قسمت | حق نے اسے دی ہے کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے | اسلام کا دل سے جو معین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرامی | وہ میرے سبب ہوا ہے نامی
سنکر مری معدلت بیانی | لازم ہے تم کو قدردانی
ہے تم کو ضرور گر ہو دیندار | دل بیچ سے ہو مرے خریدار
قیمت مین ہے بہا ہون لیکن | ملنا مرا مفت یون ہے ممکن
تم حق شیوع مہتمم کو | فوراً زر نقد پانچ بیسو
زر پاسے بدل وہ مرد دانا | کرتا رہیگا تجھے روانا
ہر عشرہ مین سال بہر تک اکبار | حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

قبول اسلام

حضرت من ایڈیٹر اخبار منشور محمدی سلامت۔

بعد السلام علیکم سے واضح ہو کہ کل یہان ونگٹن اسکوپر مین نیش نامی عیسائی واعظ ہزارون آدمیون کے مجمع مین مسلمان ہوگیا اور یہ شخص پہلے محلہ میرزالپور مین ایک صاحب کے گرجا مین رہا کرتا تہا اور دس بارہ برس سے برابر عیسائی پریچ کرتا رہا فقط۔

حامی دین متین جناب سید المرسلین جناب محمد شریف صاحب ظلہ السلام علیکم۔ اسکے بعد عرض ہے کہ ہمارے بہائی عیسائی خواہ نخواہ حضرت مسیح کے بشارتون کا نمبر بڑہانے کو توریت یا دیگر کتب انبیاء علیہ السلام سے عبارتین لیکر عوام لوگون مین فخر کرتے ہین کہ دیکھو ہمارے مسیح کی بشارتین گذشتہ کتب الہامیہ مین کسقدر ہین مثلاً پادری عماد الدین پانی پتی نے اپنی رسالہ حقیقی عرفان مطبوعہ ۱۸۸۴ء کے صفحہ ۳۹ مین ۵۴ پیشین گوئیان بیان کرکے یہ دعوی کیا ہے کہ عیسیٰ مسیح تمام انبیاء اولین و آخرین اور سب صالحین اور صالحات اور مومنین و مومنات کا ایک ہی شفیع ہے کیونکر ان کتابون مین اسکی نسبت یون پیشین گوئیان کی گئی ہین۔ پہر پادری صاحب نے پیدایش باب ۳ آیت ۱۵ مین سے یہ عبارت لی مین تیری اور عورت کے اور تیری نسل کے درمیان دشمنی ڈالون گا وہ تیرے سر کو کچلیگا اور تو اسکی ایڑی کا ٹیگا نقل کرکے پادریصاحب فرماتے ہین کہ یہ مسیح مین پورے ہوے پہر پانی پتی لکھتے ہین کہ مسیح نے شیطان کا سر ہی کچلا انتہی۔ ناظرین اخبار منشور محمدی پر واضح ہو کہ تمام عہد جدید مین کہین نہین لکھا کہ حضرت مسیح نے شیطان کا سر کچلکے اسکے مار دیا ہے سر کچلنا تو ایکطرف حضرت مسیح نے شیطان کو ایک گھلی بہی نہین لگائی بلکہ برعکس اسکے انجیل مروجہ حال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا امتحان شیطان نے لیا اور تمام دنیا کی بادشاہتین دینے کا وعدہ کیا علاوہ ازین پطرس سے پہلی خط کے باب ۵ آیت ۸ مین لکھا ہے کہ جاگتے رہو کیونکہ تمہارا مخالف شیطان گرجنیوالے شیر کے مانند دہونڈتا پہرتا ہے کہ کس کو پہاڑ کہا وے تم ایمان مین مضبوط ہوکے اسکا مقابلہ کرو انتہی۔ دیکھئے آیات مذکورہ بالا مین صاف لکھا ہے کہ شیطان شیر ببر کے مانند گرجتا پہرتا ہے کہ کسی کو پہاڑ کہا وے اب صاف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ تو شیطان کا شیر ببر کے مانند گرجنا اور لوگون کا شکار کہیلنا سر پر جہوٹ ہے کیونکہ جب سر ہی کچلا گیا پہر وہ کیونکر گرجسکتا ہے یا یہ گرجنا سچ ہے تو مسیح کا سر کچلنا جو عماد الدین نے بلا سند لکھا ہے بالکل لغو ہوگیا یا یہ پیشین گوئی حضرت عماد الدین کی گہڑی ہوی جہوٹ ہوگئی یا حضرت پطرس کا خط۔

الہ دیا جلد گرا زلو دیا نہ۔

بقیہ جواب نور افشان نمبری ۱۸ جلد ۱۲

قولہ ہزارہا آدمی ان کی گواہی کو قبول کرکے مسیحی جماعت مین شامل ہوے اوسوقت اوسکی اور

اون کی گواہی کی خلاف پر کوئی کہڑا نہوا اور نہ اونکی جہٹلانے کا کسی نے قصد کیا۔

اقول مسیحی جماعت مین مسیح کی روبرو ہی معجزات مسیح دیکہہ کر شامل ہونے شروع ہوی تہی پہر حواریون کی زمانہ مین بہی شامل ہوتے رہے اگر مسیح جسمانی طور سے مرکر زندہ ہوجاتے یا حواری اوس کی جسمانی زندگی کی گواہی دیتے اور تمام یہود اور حاکم ایسا دیکہتے اور کوئی اونکی مخالفت پر کہڑا نہ ہوتا تو سب مسیحی ہوجاتے خصوصاً پلاطس جو مسیح کو صلیب دینا نہ چاہتا تہا یہودی اوس وقت سے اوس وقت تک اوسکو رد کرتے ہین پہر یہ کہنا کہ کسی نے جہٹلانے کا قصد نہ کیا بالکل خلاف گوئی ہے

قولہ اگر مسیح قبر مین سے جی نہ اوٹہتا بیشک اوسکی دشمن جنہون نے پلاطوس سے پاس جاکر کہا تہا کہ تین دن تک قبر کی نگہبانی ہوتا کہ اوس سے شاگرد رات کو آکر اوسے چرا نہ لیجائین اور کہین کہ وہ مردون مین سے جی اٹہا ہے تاکہ پچہلا فریب پہلے سے بدتر نہ ہو۔ اگر سچ مچ مسیح مردون مین سے جی نہ اوٹہتا ضرور یہ لوگ اوسکی لاش قبر مین سے لاکر دکہلا دیتے۔

اقول یہ گارد صلیب سے دوسرے دن بٹہایا گیا تہا تمام یہود اس دن عید کی تیاری مین لگی ہوے تہے اس ایک شب و روز مین مسیح سے لاش کو مسیح سے معتقد اور شاگرد کیا نکال نہین سکتے تہے پہر وہ لوگ لاش کو کیونکر دکہلا سکتے تہے ذرا تم ہی انصاف کرو۔ اور جب مسیح کی موت مین شبہ رہا جیساکہ پیچہے بیان ہوا تو مسیح کی لاش قبر مین کیونکر رہ سکتی تہی پس مسیح مرے نہ تہے بلکہ تم صاحبون کو شبہ ہوگیا وہ تو آسمان پر اوٹہائے گئے تہے۔

قولہ علاوہ برین ہم اچہی طرسے جانتے ہین کہ مسیح کی جی اوٹہنے کا یقین شاگردون سے دلون مین ایسے کامل طور پر پیدا ہوگیا تہا کہ اونہون نے اوسکی خاطر اپنی جان تک دینا دریغ نہ کیا اور بعضون نے دی بہی دی ایسے یقین کا سبب اونکا پورا اطمینان خاطر تہا۔

اقول حواریون سے یقین کر لینے سے مسیح کا مرکر زندہ ہونا ثابت نہین ہوسکتا کیا معلوم کہ حواریون نے غلطی کہائی ہو ذرا اغلاط نامہ ولدؔ صاحب کو بہی ملاحظہ فرمایئے کہ حواریون سے کس قدر غلطیان ہوئین رویگلس اور اکثر پراٹسٹنٹ کا بیان ہے کہ ناجہاے پولوس مین سب کلام پاک نہین ہے۔

مسٹر فلک کہتا ہے کہ پطرس حواری انجیل سے جاہل اور بہت غلطیان کرتا تہا۔ ڈاکٹر گوڈؔ صاحب اپنی کتاب مباحثہ فادر کیمپین مین لکہتا ہے کہ بعد نزول روح القدس سے بہی پطرس نے ایمان مین غلطی کی فاضل برنشس صاحب جسکی تعریف مسٹر جویل کرتے ہین اور اپنا مرشد بتاتے ہین کہتا ہے کہ بعد نزول روح القدس کی پطرس اور برنباہ نے موکلیسیا یروشلم کی غلطی کہائی ہے۔ کالون صاحب کہتے ہین کہ پطرس نے کلیسیہ مین بدعت ایجاد کی اور عیسوی طریق

کو چھوڑ دیا - وائی ٹیکر کہ فرقہ پراوڈسٹنٹ کا ایک زبردست عالم ہے وہ کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح اور نزول روح القدس سے تمام کلیسیہ نے غلطی کی عوام نے نہین بلکہ خواص اور حواریون نے غیر اسرائیلی کی دعوت مین بڑی غلطی کی اور پطرس نے سب سے زیادہ رسوم مین بدعت کی اور خود مسیح نے پطرس کو اپنی مہر کا باعث کہا ہے تو اب دیکھو یہ کیسے زبردست علماء مسیحی ہین جو اقرار کرتے ہین کہ حواریون اور رسولون نے بعد عروج مسیح و نزول روح القدس کی ایمان اور مسائل مین غلطیان کین پھر اون سے یقین کر لینے کو مسیح سے مرکر زندہ ہو جانے کی دلیل سمجھنا جہالت نہین تو اور کیا ہے - پس عجب نہین کہ یہان بھی اونہون نے غلط سمجھا ہو -

قولہ اب چاہیے کہ یہ ہمارے بھی اطمینان کا سبب ٹھہرے

اقول یون آپ کو اپنی طبیعت کا اختیار ہے لیکن حق بطرف اسی بات کے ہے کہ مسیح مرے نہین بلکہ زندہ آسمان پر اوٹھائے گئے اور حواریون کا اس معاملہ مین یقین کر لینا خواہ وہ کسیطور سے ہو صرف خیال و خواب ہے اور انجیل مین اسبات کا کچھ بھی ذکر نہین کہ یہ معاملہ اونکی بیداری مین ہوا بلکہ مسیح کا اون سے باتین کرنا اور نہ پہچانا عمدہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہ سب کچھ روحانی طور سے ہوا اور خواب کا معاملہ تھا چنانچہ ڈاکٹر ہنگنز صاحب کی شہادت پیچھے گذر چکی -

قولہ جرمنی دیس کے مشہور منکر پاس اور سٹراس

صاحب نے اگر مسیح کے مرکر زندہ ہونے کو تسلیم کر لیا ہے تو کیون نہین وہ اوسپر ایمان لایا پھر منکر کی گواہی اگر سچ ہے تو ضرور تم کو بھی منکر بن جانا قرین مصلحت ہوگا - اجی جناب جو خود منکر ہے وہ تحقیق حق کیونکر کر سکتا ہے منکر کی بات مومن کب یقین کر سکتا ہے -

قولہ مسیح کے جی اوٹھنا جیسا قابل اعتبار ہے ویسا ہی مسیح مسیحی دین کی اصول اور بنیادی مسائل مین سے شمار ہوا یہ اسکا کامل ثبوت ہے کہ مسیح وہی نجات دینے والا تھا جسکی بابت نبیون کی پیشین گوئی مین مذکور ہوا -

اقول مسیح کے جی اوٹھنے سے آپ نے مسیح کو سچا جانا اور تمہارے قول سے معلوم ہوا کہ اگر مسیح مرکر زندہ نہ ہوتے تو آپ ان کو سچا نہ جانتے تو جو انبیاء حسب تسلیم تمہارے مرکر نہین جئے وہ معاذ اللہ سچے ہون گے - یہ تو ہم ہزار جان سے تسلیم کرتے ہین کہ مسیح سچے رسول سچے دین والے گمراہون کو راہ راست بتانے والے سچے خدا کے بھیجے ہوئے خدا کے پیارے عزیز اور مقبول بندہ تھے لیکن جو کچھ آپ اور آپ کے بزرگوارون نے انکی دین مین بدعت و احداث کیا اور جن باتون مین اس پاکزاد قدسی نہاد کو متہم کیا اس سے تمام حق پرست بیزار ہین اور قدم بقدم مسیح کے پیرو ہین یہ تو آپ ہی کو گون کی جرأت ہے کہ آپ استثنا کی پیشین گوئی جس سے آپ جھوٹے نبی اور ملعون ثابت ہوتے ہین پوری کرتے ہین

اوس مین لکھا ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاوے اور جو
کاٹھہ پر لٹکایا جاوے وہ ملعون ہووے یارب تیری
پناہ ایسے رسول فرشتہ صفت کو جھوٹا اور ملعون
بناتے ہین اسپر غضب یہ کہ پھر آپ کو ناجی اور روح
مسیح سمجھتے ہین فاعتبروا یا اولی الابصار۔

قولہ یہ وہ بڑا نشان ہے جسکا تذکرہ خود مسیح نے
کیا جبکہ یہودیون نے اس سے آسمانی معجزہ
طلب کیا یعنے یونس نبی کا نشان اور ہیکل کے دوبارہ
تعمیر کرنے کا نشان اوسکی ڈھا دینے کے بعد۔

اقول افسوس آپ ایسے دلایل بیان کرتے ہین
جس سے خواہ مخواہ حضرت مسیح کی تکذیب ہوتی
ہے یہودیون نے جو آپ سے معجزہ طلب کیا
اور آپ نے فرمایا کہ یونس نبی کا نشان دکھلایا
جاویگا اور کچھ نہ دکھلایا جاویگا اول تو یہ
بات معلوم ہوی کہ آپ نے کوئی معجزہ نہین دکھلایا
ورنہ یہودی معجزہ کی درخواست نہ کرتے جبکہ
ان کی اور معجزات دیکھتے دوسرے آپ اپنے دوسرے
معجزون کا انکار نہ فرماتے دوسرے جن لوگون
سے یونس نبی سے نشان دکھلانے کا وعدہ ہوا
تہا ان مین سے یہ نشان ایک کو بہی نہ دکھلایا
حالانکہ حسب وعدہ ان ہی لوگون کو دکھلانا
واجبات سے تہا کہ وہ ایمان لاتے اور اپنے محبت
تمام ہوجاتی اور مسیح وعدہ سے سچے معلوم ہوتے
یہ کیسا کہ جو اسبات سے طبعاً نہ تہے اور جو اپنی معتقد
اور گہر سے لوگ تہے صرف خلاف وعدہ یہ نشان
ان ہی کو دکھلایا جن کا دکھلانا چنداں ضرور نہ تہا
اور طالب معجزات کو باوجود وعدہ سے گمراہی مین
رہنے دیا اس سے صاف معلوم ہوا کہ مسیح مرکر زندہ
نہین ہوے اور نہ اونہون نے اس کی نسبت کچھ فرمایا
قولہ اگر وہ جی نہ اوٹہتا تو اوسکی شاگرد اوس
پر ایمان نہ لاتے۔

اقول کیا خوب تمہارے قول سے معلوم ہوا کہ مسیح
کی جینے سے پہلے اوسکی شاگرد بے ایمان تہے اور
مسیح کے جینے کے بعد ہی ان کو کامل ایمان نصیب
نہین ہوا اور مسیح کی تعلیم نے ان مین کچھ بہی اثر
نہین کیا تہا کیونکہ فقط معجزہ دیکھکر ایمان لائے۔

قولہ یہ ماجرا اس نجات کی کام کا اختتام تہا جسکے
پورا کرنے کے لئے وہ دنیا مین آیا۔

اقول بموجب شہادت پیشین گوئی موسی علیہ السلام
کتاب استثنا ۱۸ باب نمبر ۱۸ کی اگر وہ سچے اور
نجات دہندہ ہوتے تو قتل نہ ہوتے کیونکہ اسمین
لکھا ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاوے اور پھر استثنا
باب ۲۱ نمبر ۲۳ مین مصرح ہے کہ جو پھانسی دیا جاتا
ہے وہ ملعون ہے اور آپ لوگ اوسکے صلیب اور
قتل کا اقرار کرتے ہین اور اسیکو نجات کا اصل الاصول
بتلاتے ہین تو یہ ماجرا نجات کی کام کا اختتام تو
نہ ہوا بلکہ گمراہی اور لعنت کا انجام ہوا۔

قولہ اس سے ثابت ہوا کہ خدا کی درگاہ مین اسکا
کفارہ مقبول ہوا اور گناہ اور موت پر وہ غالب
آیا اسلئے رسول کہتا ہے کہ وہ ہماری خطاؤن کے

337

واسطے حوالہ کر دیا گیا اور پھر کے جلایا گیا تاکہ ہم راستباز ٹھہرین۔

اقول خدا کی ذات عادل ہے وہ دوسرون کے گناہ کسی بے گناہ سے ذمہ عائد نہین کر سکتا علاوہ اس کے اگر مسیح کفارہ گناہ خلایق ہوتے تو ایلی ایلی لما سبقتانی کہہ کر جان نہ دیتے اور اضطرابی سے چلا چلا کر دم نہ چھوڑتے دیکھو متی ۲۷ باب ۴۶ و ۵۰۔ اور مرقس ۱۵ باب ۳۴ و ۳۷ اور نہایت خوشی سے جان دیتے پس ان سے چلانے اور ایلی ایلی لما سبقتانی کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے ان کو بڑا جبر معلوم ہوتا تہا اور اس اذیت مین رہنا نہ چاہتے تہے پھر کفارہ کیونکر ہوا اور مسیح دعا مانگتے تہے اور بہت چاہتے تہے کہ مین مصلوب نہون پس اگر مسیح کفارہ مین مصلوب ہوے تہے اور اسی لئے دنیا مین آئے تہے تو پھر کیون ایسی معنو دعا مانگتے تہے اور کس لئے غمگین اور دلگیر ہوتے تہے دیکھو متی ۲۶ باب ۳۷۔ ۴۵ مرقس ۱۴ باب ۳۳۔ ۳۸ لوقا ۲۲ باب ۴۰۔ ۴۴۔

قولہ پھر لکھا ہے کہ خدا نے ہمکو اپنی بڑی رحمت سے یسوع مسیح کی مردون مین سے جی اوٹھنے کے باعث زندہ امید کے لئے سر نو پیدا کیا (رومیون کی ۴ باب کی ۲۵ اور ۱ پطرس کی پہلی باب کی ۳) اس سے پایا جاتا ہے کہ اگر مسیح زندہ نہ ہوتا تو ہماری امید بھی مردہ اور منقطع ہوتی۔

اقول پولوس سے تمام خط کلام الٰہی نہ ہونے اور پطرس کی بدعت پھیلانے کی ثبوت مین پیچھے بیان ہوا اس لئے انکی نظیر معتمد دعا نہین ہو سکتی علاوہ اسکے جیسا روحانی زندگی کا بیان ان آیات مین ہوا ویسا ہی روحانی زندگی مسیح کی تصور کی جاوے نہ کہ مرکر جسمانی زندگی ملنا۔

قولہ سوائے اسکے یاد رکھنا چاہیے کہ مسیح کا مردون مین سے جی اوٹھنا ہماری روحانی زندگی اور نجات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے رسولون کے خط مین ایمانداروں کے حق مین بیان ہوا ہے کہ وہ مسیح کے ساتھ جی اوٹھے اور اسکی نئی زندگی مین شریک ہو کر آسمانی مکانون مین اس کے ساتھ بٹھائے گئی ہین۔

اقول اول تو رسولون کے خط ایسے نہین ہین جسپر تمام تر اعتقاد کیا جاوے کہ اوسکی سب کلام حق ہے کیونکہ ان خطوط کو اکثرون نے غیر الہامی اور جعلی سمجھا ہے دوسرے ان سب اقوال سے مسیح کی روحانی زندگانی کا بیان ملتا ہے اور جسمانی طور سے مرکر جی اوٹھنے کا نشان بھی نہین۔

قولہ مسیح کے جی اوٹھنے سے ہم کو بھی تسلی اور یقین ہوتا ہے کہ قیامت کے روز ہم بھی جی اوٹھینگے الخ اگر سر زندہ ہے تو بدن بھی زندہ ہے۔

اقول مسیح سے پہلے جو انبیاء و خداپرست اور ان سے معتقد گذرے ہین وہ کیونکر قیامت پر ایمان لائے تہے اور انکی کیونکر تسلی ہوی تہی کیونکہ انہون نے مسیح کو مرکر زندہ ہوتے نہین دیکھا تہا پس جس طور سے وہ لوگ قیامت پر اور جی اوٹھنے پر ایمان رکھتے تہے اسی طور سے تم کو اور ہم کو بھی رکھنا چاہیے

قولہ جبکہ ہم مسیح کی جی اوٹھنے کی یادگاری کرین تو ہمین یہ باتین بہی یاد رکہنی چاہئین مسیح کی موت اور کفارہ کو یاد کرنا اچہا ہے لیکن اوسکے جی اوٹھنے کو یاد کرنا اوس سے بہی اچہا ہے کیونکہ یہ اوسکی کفارہ کی تکملہ کا ثبوت ہے۔

اقول ابہی آپ اس سے پہلے لکہہ چکے ہین کہ سوائے مسیح سے جی اوٹھنے سے اور کوئی بات مسیحی دین مین پختہ اور قابل اعتبار کی نہین ہے پہر کیون موت اور کفارہ کو یاد کرتے ہو خیر ہم تمہاری دل شکنی نہین کرتے ذرا آپ پہلے دلایل قویہ سے کفارہ وصلیب کو ثابت تو کرین تب ہم بہی جان لینگے کہ کیسا کچہ اسکی یادداشت اچہی ہے شاید آپنے بہت اور بولی تیرین کی آجتک کوئی کتاب نہین دیکہی۔ خفظ۔

راقم ایک غریب نانگل ضلع بجنور کا۔

بقیۂ سوالات سابق

دیکہو اس پیشین گوئی مین دو باتین ثابت ہین اول سلسلہ انبیاء بنی اسرائیل کو چہوڑکر پیغمبر عربی کا بنی اسماعیل سے ظہور پانا۔ دوسری بنی اسرائیل کا توریت وغیرہ صحایف انبیا کی تبدیل و تحریف کرنا۔

پس بنی اسرائیل تو ازلی نافرمان ہین ان کا راہ راست پر آنا اور کلام پاک کو تسلیم کرلینا ممکن نہین قدیم سے یہ لوگ انبیاء کو قتل کرتے اور ان کو جہوٹا جانتے اور خدا کی تکفیر کرتے رہے ہین تو اب کیونکر اپنی عادت جبلی کو ترک کرین مگر ان غیر قوم اہل ہند کو کیا ہوا ہے کہ ایسے نبی برحق کو چہوڑکر گمراہ ہونا اور عذاب اخروی مول لینا شان راستبازی و خدا شناسی سے بعید ہے۔ یہ وہی نبی عربی ہین جنکی آمد کی خبر موسیٰ و ابراہیم و شموئیل وغیرہ عیسےٰ تک تمام انبیانے دی ہے اور باوجودیکہ اکثر اخبار و آیات پیغمبر عرب صحو کردئے گئے ہین اور اسی رد و کد مین تمام بیبل کو محرف کردیا ہے اور جو اخبار کہ کسی دوسرے مین ظاہرا ایک آدہے وصف عارضی سے چسپان ہوتے دیکہے بزعم خود موزون کی گئی ہین مگر تاہم اب بہی اس نبی حجازی کی بیبل مین بہت پیشین گوئیان ہین انشاء اللہ دس پانچ بقدر اختصار درج کئے جاوینگے۔ اہل انصاف بے روی و ریا سے امید ہے کہ تسلیم کرلین ورنہ منصفانہ جواب دین اور پہر ہم سے جواب الجواب لین۔

سوال ۹۳ یسعیاہ ۴۵ باب ۱۱ خداوند اسرائیل کا قدوس اور اوسکا خالق یون فرماتا ہے آئیوالی چیزون کی بابت کیا تم میرے بیٹون کے حق مین مجہ سے پوچہوگے یا میری ہاتون کی کاموں کی بابت کچہ مجہے فرماؤگے ۹۔ کیا مائی کمہار سے کہی کہ تو کیا بناتا ہے ۱۳۔ مین نے اوسکو صداقت کے لئے برپا کیا ہے اور مین اوسکی ساری راہین راست کرونگا وہ میرا شہر بناویگا اور میرے اسیرون کو بغیر قیمت اور عوض کئے چہوڑدیگا رب الافواج فرماتا ہے۔ ۲۱۔ کس نے قدیم ایام مین اسکی خبر آگے سے دی ہے کیا مین خداوند ہی نے یہ نہین کہا کہ میرے سوا کوئی خدا نہین ہے صادق القول اور نجات دینے والا خدا میرے سوا

کوئی نہین - ۲۲ میری طرف رجوع لاؤ تاکہ تم نجات
پاؤ ای زمین کے کنارون سے ساری رہنے والو
کہ مین خدا ہون اور میرے سوا کوئی نہین ۲۳- مین نے
اپنی حیات کی قسم کہائی ہے کلام صدق میرے مونہ سے
نکلا ہے اور نہ پہریگا کہ ہر ایک گھٹنا میرے آگے جھکیگا
اور ہر ایک زبان میری قسم کہائیگی - ۲۴ وے سب
جو اوس سے بیزار رہے پشیمان ہون گے -

یہ پیشین گوئی درباب پیغمبر اسلام علیہ السلام کی
اوس پیشین گوئی سے جو سوال ۳۸ مین بیان ہوے
زیادہ تر صاف اور روشن ہے اور عقیدۂ یہود
کا بطلان خدا جل شانہ نے ایسی فصاحت سے بیان
فرمایا ہے کہ منکر کو گنجایش گفتگو نہین چھوڑی گئی
مگر جس کو حیا اور خوف خدا نہ ہووے اسمین بھی
چون وچرا کر سکتا ہے یہود معتقد تھے اور نصاری
بھی یہ ہی عقیدہ رکھتے ہین کہ بدستور قدیم انبیا
بنی اسرائیل سے ہون گے اس سے دوسرے خاندان
مین نبوت منتقل نہ ہوگی اور خدا کا ارادہ قدیم
سے اس کے برخلاف تھا کہ خدا کو ایک بنی خاندان
اسماعیل سے مزور برپا کرنا تھا جسکی بابت اشارہ
کنایہ سابق و قدیم مین بھی معرفت حضرت آدم
وابراہیم وموسی وسموئیل وغیرہ انبیا علیہم السلام
سے بیان ہوتے رہے اور ہر قرن مین تاکید ہوتی
رہی لیکن قدیم الایام سے بنی اسرائیل کی عادت
تھی کہ ہر چند خدا کی قدرت وانبیا کے اعجاز وآیات
قہر وخشم ورحم وکرم بچشم خود دیکھتے تھے اور پھر گمراہ
ہوکر کچھ کا کچھ بکنے لگتے تھے چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام
کو مدتون حیران رکھا اسی طور سے بارہا ان لوگون
کو کلام آلہی پہونچا کہ دیکھو ایک رسول نبی اسماعیل
سے مبعوث برسالت ہونیوالا ہے اوسکی اطاعت
کرنا اور رسانا ہی اس خبر کی اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی علامات بھی بیان ہوتی تھین مگر بباعث
ضلالت وغوایت وحسد وشامت جبلی یون ہی
کہنے لگتے تھے کہ سلسلۂ انبیاء بنی اسرائیل منقطع نہونا
چاہیے اور یہ شرف نبوت جو ہماری خاندان مین ہے
دوسرے گھرانے مین منتقل نہو کہ اسمین ہمارا کسر شان منصور
ہے - اسلئے قادر قیوم حی وتوانا جو ہر طرح کا اختیار کلی
رکھتا ہے اور جسپر کوئی کسی قسم کا جبر نہین کر سکتا ہے
اور جو کہ بذات خود مقید ومحبوس کسی بات کا نہین ہے
اور جسنے کہ ابراہیم علیہ السلام سے کئے بار بتاکید فرمایا کہ
تیری اولاد سے دنیا کی ساری گھرانے برکت پاوینگے
بنی اسرائیل کو تکرار وبزعم خود متعدد ان آیات مین
تاکید اور تہدید فرماتا ہے اور اس عقیدۂ بے سر وپا
کا بطلان اس طرح کرتا ہے کہ جو کچھ مین آئندہ اپنی قدرت
کا نتیجہ دکھلانے والا ہون کیا تم اسمین دخیل ہوگے
یا کیا مجھ کو میری قدرتی کاموں سے منع کردگے یا مجھ کو
صلاح دوگے جبکہ تم میری بندگان مخلوق ضعیف الخلقت
ہو تو تم مجھ قادر قیوم کی کام مین کیونکر شریک ہوسکتے
ہو کیا مٹی کمہار سے کہہ سکتی ہے کہ تو کیا خمیر کرتا ہے -

؎ گل را چہ مجال است کہ پرسد ز گلال - از بہر چہ
سازی وچرا می شکنی - باقی آئندہ -

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -